بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کلمۃ الحرمین

حافظ عبدالحمید عامر
فاضل مدینہ یونیورسٹی

"لِتُؤْمِنُوا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَتُعَزِّرُوْہُ وَتُوَقِّرُوْہُ ۔ ۔ ۔ !"

ناموسِ رسالت کی پاسداری ہر مسلمان کے ایمان کا اولین تقاضا ہے!

گزشتہ دنوں حکومت کی طرف سے تحفظ ناموسِ رسالت کے قانون میں ایک مجوزہ ترمیم کے فیصلہ کی بناء پر ملک بھر میں آناً فاناً ایک شدید احتجاجی تحریک اٹھ کھڑی ہوئی، جس نے کراچی سے لے کر خیبر تک شہر شہر، قریہ قریہ، بستی بستی ایک ہلچل سی مچادی ـــــ لوگ سراپا احتجاج بن کر گلیوں بازاروں میں دیوانہ وار نکل آئے اور یوں انھوں نے اپنے ایمانی جذبات اور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی والہانہ عقیدت ومحبت کا اظہار کیا۔

اس واقعہ کا پس منظر یہ ہے کہ کچھ عرصہ قبل تحفظِ ناموسِ رسالت کے سلسلہ میں ایک جاندار قانون پاس کیا گیا، جس کی رو سے توہینِ رسالت کے مرتکب کسی بھی شخص کے خلاف کوئی بھی شخص مقدمہ درج کروا سکتا تھا اور پولیس اس سلسلہ میں فوری ایکشن لینے کی پابند تھی۔ مگر یہ بات موجودہ حکومت کے غیر ملکی آقاؤں کو گوارا نہ تھی، لہٰذا انھوں نے اس حکومت کے کارپردازان سے مطالبہ کیا کہ اس قانون میں تبدیلی کر دی جائے ـــــ اس کے نتیجہ میں موجودہ حکومت نے جرأت کی اور اس کے بعض وزراء اس قانون کے خلاف بیان بازی میں مصروف ہو گئے ـــــ پھر جب بزعمِ خود یہ سمجھ لیا گیا کہ فضا ہموار ہو چکی ہے تو حکومت نے کابینہ کی ایک میٹنگ بلا کر اس کے ایجنڈا میں اس مسئلہ کو سرِ فہرست رکھا ـــــ یہ میٹنگ وزیرِ اعظم کی زیرِ صدارت منعقد ہوئی، جس میں غیر ملکی آقاؤں (یہودیوں اور عیسائیوں

کو خوش کرنے کے لیے مذکورہ قانون میں تبدیلی کا متفقہ فیصلہ کیا گیا[1] ـــــ بعد ازاں وزیرِ قانون اقبال حیدر نے آئرلینڈ کے ایک اخبار کو انٹرویو دیتے ہوئے اس ترمیم کے بارے بھی گفتگو کی، اور یہ انٹرویو ملکی اخبارات میں شہ سرخیوں کے ساتھ چھپا تو عوام اس سے آگاہ ہو کر بغیر کسی بریفنگ یا منظم پروگرام کے صدائے احتجاج بلند کرتے ہوئے اپنے کاروبار بند کر کے سڑکوں پر نکل آئے ـــــ اس سلسلہ میں سب سے پہلا شدید ردِّ عمل فیصل آباد کی مقامی مرکزی جمعیت اہل حدیث کی طرف سے اس وقت سامنے آیا، جب اس نے شہریوں سے عام ہڑتال کی اپیل کی ـــــ پورے شہر میں کامیاب ہڑتال ہوئی اور ہڑتال کے بعد چوک گھنٹہ گھر میں جلسۂ عام کا انعقاد بھی ہوا، جس میں مختلف مکاتبِ فکر کے مقررین نے واضح اور دوٹوک الفاظ میں اعلان کیا کہ تحفظِ ناموسِ رسالت کے قانون میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی ہرگز برداشت نہیں کی جائے گی ـــــ اس کے بعد ملک بھر میں احتجاجی جلسوں اور جلوسوں کا ایک لامتناہی سلسلہ شروع ہوا، حتیٰ کہ ملک گیر ہڑتال بھی ہوئی، اور یوں عوام کے اس شدید ردِّ عمل کے نتیجہ میں حکومت نے بہ ظاہر اس قانون میں ترمیم کا فیصلہ واپس لے لیا تو عوام کے جذبات قدرے ٹھنڈے پڑے اور ان کا غیظ و غضب فرو ہوا!

ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

"لِتُؤْمِنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهٖ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ ـــــ الآیۃ!" (الفتح: ۹)

"تاکہ تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لاؤ، آپؐ کی حمایت کرو اور آپؐ کی توقیر کرو!"

نیز فرمایا :

"فَالَّذِينَ آمَنُوا بِهٖ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِيٓ أُنْزِلَ مَعَهٗٓ أُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ" (الاعراف: ۱۵۷)

"وہ لوگ جو آپؐ پر ایمان لائیں، آپؐ کی حمایت و نصرت و اعانت کریں،

---

[1] واضح رہے کہ اس سے قبل موجودہ حکومت کی طرف سے توہینِ رسالت کے مرتکب ایک شخص سلامت مسیح کو رہا کیا جا چکا ہے ـــــ "محدث" کے ایک سابقہ شمارے کے ادارتی صفحات میں اس واقعہ پر مفصل گفتگو ہو چکی ہے۔

اور اس نور کی اتباع کریں جو آپؐ کے ساتھ نازل کیا گیا، تو یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں"۔

پہلی آیت میں یہ بتلایا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لانے کے علاوہ آپؐ کی تعظیم اور آپؐ کی عزت و توقیر بھی تمام مسلمانوں پر اللہ رب العزت کی طرف سے عائدشدہ فریضہ ہے، جبکہ دوسری آیت میں یہ واضح فرما دیا کہ اس فریضہ کی بجا آوری پر ہی ان کی فلاح کا دارو مدار ہے —— لہٰذا ناموسِ رسالت کی پاسداری ہر مسلمان کے ایمان کا اوّلین تقاضا ہے، اور اس سے ہاتھ کھینچ لینا ایمان اور فلاح کے ہی منافی ہے — چنانچہ جب صورتِ حال یہ ہے تو پھر توھینِ رسالت، یا تحفظِ ناموسِ رسالت کے قانون میں ایسی ترمیم، کہ جس کی بنا پر کوئی بدطینت اور شیطانی فطرت رکھنے والا زبان دراز شخص آپؐ کے بارے بدزبانی کی جرأت کر سکے، کوئی مسلمان کیوں کر برداشت کر سکتا ہے! —— لہٰذا حکومت کو یہ بات گوشِ ہوش سے سن لینی چاہیے، اگر وہ یہ سمجھتی ہے کہ وقتی طور پر طفل تسلیوں سے عوام کے جذبات ٹھنڈے کر کے بعد میں موقع ملنے پر وہ اس قانون میں تبدیلی کر دے گی، تو یہ اس کی خام خیالی ہے —— اس قانون کو چھیڑنے پر اسے عوام کی طرف سے، پہلے سے کہیں زیادہ اور شدید غیظ و غضب کا نشانہ بننا پڑے گا اور یہ اس کے اقتدار کا آخری دن ہو گا، کیوں کہ اس گئے دور میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی کے ساتھ عوام کی عقیدت و محبت بے پناہ ہے —— یہاں تو حالت یہ ہے کہ انگریز کے سیاہ دور میں بھی عوام کسی غیر مسلم کی طرف سے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کا تصور تک نہ کر سکتے تھے —— چنانچہ لاہور کے ایک ہندو مصنف نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے ایک گستاخانہ کتاب لکھی تو اہلحدیث خاندان[1] کے ایک فرد غازی علم الدین شہید نے اس کا کام تمام کر دیا تھا —— ہم واضح لفظوں میں یہ کہنا چاہتے ہیں کہ اگر حکومت نے اس قانون کو نرم بنانے کی کوشش کی اور اس کی بناء پر کسی بدبخت کو توھینِ رسالت کی جرأت ہوئی تو عوام خود ہی اسے جہنم واصل کر دیں گے، اور یہ بات سب کو معلوم ہے کہ عوام اگر حکومت پر اعتماد نہ کرتے ہوئے قانون کو ہاتھ میں لے کر فیصلے خود کرنے شروع

---

[1] آج بھی غازی علم الدین شہید کا یہ خاندان رنگ محل لاہور میں مسجد چینیانوالی کے اردگرد آباد ہے اور اس کے نوجوان اہلحدیث یوتھ فورس میں شامل ہیں۔

کر دیں تو یہ صورتِ حال کسی بھی معاشرہ یا خود حکومت کے لیے بھی انتہائی خطرناک ثابت ہوتی ہے — لہٰذا ہمارا مطالبہ ہے کہ تحفظِ ناموسِ رسالت کے قانون کو نہ چھیڑا جائے، بلکہ اسے مزید بہتر بنانے کی کوشش کی جائے اور توہینِ رسالت کے مرتکب شخص کو پھانسی کی سزا دی جائے — جیسا کہ شیخ الاسلام امام ابنِ تیمیہؒ نے اس موضوع پر ایک مستقل کتاب "الصارم المسلول علی شاتم الرسول ﷺ"[1] لکھ کر اس مسئلہ کا حق ادا کر دیا ہے، اور اس میں اس بدترین جرم کے مرتکب کسی بھی شخص کو کتاب و سنّت کے دلائل سے قابلِ گردن زدنی ثابت کیا ہے!

خوشخبری • خوشخبری • خوشخبری

اہلِ ذوق کے لیے عظیم

خوشخبری

جہالت کے گھٹا ٹوپ اندھیروں میں اشاعتِ قرآن و سنّت کا عظیم مرکز

اثریہ کیسٹ ہاؤس

(تسجیلات الأثریۃ)

- ہمارے ہاں تمام جید علمائے کرام کی تقاریر • دنیا بھر کے قراء کرام کی تلاوت
- شعراء اسلام کی نظموں کی کیسٹیں دستیاب ہیں۔

منجانب :- اهل حدیث یوتھ فورس جہلم

پروپرائیٹر :- اثریہ کیسٹ ہاؤس

مشین محلہ ۱ اثریہ روڈ جہلم

---

[1] یعنی "شاتمِ رسول کے لئے تیغِ بے نیام"!